قدر و قیمت سے پہلے سے کہیں زیادہ مستفید ہوں۔

اس کے ساتھ ان اثرات کا بھی تصور کیجیے جو تجدید ذہن کے نتیجے میں مشنوں اور کانفرنسوں پر مرتب ہوں گے۔ اس سے تبلیغ اور تعمیر و ترقی کے درمیان کشیدگی ختم ہو جائے گی اور ہم اس قسم کے موضوعات پر گھنٹوں طویل بحثیں نہیں کریں گے کہ چرچ کے رہنماؤں کو تربیت دی جائے یا کنویں کھودے جائیں۔ ہم اس قسم کے مباحث سے بھی آزاد ہو جائیں گے کہ آیا ترقیاتی منصوبے بنیادی طور پر مقدس تعلیمات کا معقول اظہار ہیں یا یہ محض اپنی حدود میں پابند رہنے والی اقوام میں داخلے کا ٹکٹ ہیں۔

اس کے بجائے ہم اس خاتون کے ساتھ مل کر خوشی منا سکتے تھے جو فرطِ مسرت سے پکار اٹھی تھی "مجھے گدلے پانی کی ایک بالٹی کے لیے ہر روز جھلسا دینے والی گرمی میں تین میل پیدل چلنا پڑتا تھا۔ ہمارے گاؤں میں اب صاف پانی کا ایک کنواں ہے۔ میں پیاسی تھی۔ میرے بچے بیمار تھے اور اب ہم صحت مند ہیں۔ تمہارا خدا ہماری دیکھ بھال کرتا ہے۔"

مشرقِ وسطیٰ

ایل ڈبلیو ایف اجتماع کی فلسطین کے بارے میں قرارداد

ایل ڈبلیو ایف (LUTHERAN WORLD FEDERATION) کا آٹھواں اجتماع 30 جنوری سے 8 فروری 1990ء تک برازیل کے مقام کریتیبہ (CURITIBA) میں منعقد ہوا جس میں لوتھرن ورلڈ فیڈریشن سے وابستہ 105 ممبر چرچوں کے ہزاروں لوتھرن ممبران نے شرکت کی۔ سرکاری وفود کی تعداد 370 تھی۔ جن میں سے 40 فیصد خواتین تھیں جبکہ 20 فیصد 30 سال سے کم عمر کے نوجوان تھے۔ وفود میں اردن کے ایونجلیکل لوتھرن چرچ اور ایم ای سی سی ممبر چرچ کے نمائندے شامل تھے۔ اجتماع کے بڑے موضوع "میں نے اپنے لوگوں کی پکار سنی ہے" کے ساتھ ان چار ضمنی موضوعات کا اضافہ کیا گیا۔ "..... برائے مذہبی جماعت میں زندگی" "... برائے نجات" " برائے مبنی برانصاف امن" اور "..... برائے آزاد شدہ مخلوق"

لاطینی امریکہ میں منعقد ہونے والا یہ پہلا اجتماع تھا اور اس میں زیادہ توجہ برازیل اور علاقے کے دوسرے حصوں کی صورت حال پر مرکوز رہی۔ اسمبلی نے فلسطین کے بارے میں ایک قرارداد بھی منظور کی۔ قرارداد میں کہا گیا تھا کہ فلسطینی عوام مغربی کنارے اور غزہ پر اسرائیلی قبضے کے خلاف اپنی بغاوت کے تیسرے سال میں داخل ہو گئے ہیں اور ناانصافی اور

مصائب شدائد پورے زور شور سے جاری ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ "گذشتہ سال سے ان کی شدت میں مزید اضافہ ہوا ہے"

چرچ کے سربراہوں نے یروشلم میں جو حالیہ بیانات دیے تھے قرارداد میں ان کا ذکر کیا گیا۔ ان بیانات میں دنیا بھر کے چرچوں سے کہا گیا کہ وہ اس علاقے میں تمام لوگوں کے لیے مبنی بر انصاف امن کی تلاش اور "اسرائیل اور فلسطینی عوام کے درمیان تنازعہ کے فوری اور منصفانہ حل کے لیے ان کا ساتھ دیں۔"

قرارداد کے مطابق دنیا بھر کے چرچوں نے اپنے بیانات اور اقدامات کے ذریعے چرچ سربراہوں کی حمایت کا مظاہرہ کیا۔ ان میں ایل ڈبلیو ایف بھی شامل ہے جس نے فلسطینی اسرائیل مسئلے پر 1987ء میں ایک قرارداد منظور کی اور مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے لیے ایک خصوصی فنڈ قائم کیا۔ جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ امن کی تلاش تنظیم کی اعلیٰ ترجیحات میں سے ایک ہے۔

قرارداد میں اس بات کی جانب بھی اشارہ کیا گیا کہ "ایل ڈبلیو ایف نے مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز اکومینکل معاونین اور اردن میں ایوانجلیکل لوتھرن چرچ کے تعاون سے یروشلم میں عیسائی گروپوں کے سربراہوں کے خصوصی پروگرام "مقدس سرزمین میں عیسائی برائے امن" کے بارے میں مثبت ردعمل کا اظہار کیا۔ یہ پروگرام پام سنڈے (PALM SUNDAY) سے پینٹ کوسٹ (PENTE COST) 1990ء تک جاری رہے گا۔

قرارداد میں ممبر چرچوں کی دعاؤں، روزوں، تعلیمی پروگراموں، عوامی تقریبوں، حکومتوں کو بھیجی جانے والی یادداشتوں، مشرقِ وسطیٰ کے دوروں اور دیگر ایسی سرگرمیوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی کی گئی جن سے "مقدس سرزمین میں منصفانہ امن کے حصول میں مدد مل سکے"

قرارداد میں مذہبی اجتماعات کو دعوت دی گئی کہ وہ "پام سنڈے کی خصوصی دعا برائے یروشلم" کو رواج دیں۔ جسے اس دن مذہبی تقریبات میں پڑھنے کے لیے تیار اور پوری دنیا میں تقسیم کیا گیا۔ ایم ایس سی سی کے جنرل سیکریٹری جبرئیل حبیب نے اجتماع کو جو پیغام دیا اس میں مشرقِ وسطیٰ کے بارے میں چرچوں کی حالیہ تشویش کا ذکر کیا۔ فلسطینی اسرائیلی تنازعہ کے بارے میں انہوں نے لکھا "تاریخ نے بار بار یہ ثابت کیا ہے کہ مادی طاقت اور ظلم کی کوئی مقدار بھی اُن لوگوں کو خاموش نہیں ہوسکتی۔ وہ جبر و استبداد کے خلاف آزادی کی جدوجہد میں ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں، جہاں انہیں کسی چیز کے کھونے کا ڈر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ حقیقت کا ادارک نہیں کیا جاتا اور منصفانہ حل کے لیے مطلوبہ اقدامات بروئے کار نہیں لائے جاتے موجودہ المیہ، تشدد اور سیاسی و مذہبی انتہا پسندی کا سبب بنا رہے گا اور ہوسکتا ہے کہ یہ